سوال

(396) بولی والی کمیٹی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چوبیس افراد مل کر ایک کمیٹی ڈالتے ہیں اور سو روپے روزانہ جمع کرتے ہیں اس طرح ایک آدمی گویا کہ تین ہزار روپے ماہانہ جمع کراتا ہے اور چوبیس افراد کی اس رقم سے ہر ماہ بہتر ہزار (72000) روپے جمع ہوجاتے ہیں ہر ماہ ایک بولی ہوتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ جو آدمی اس بہتر ہزار روپے میں سے کم سے کم بولی دے کر کمیٹی حاصل کرے وہ اس کو دے دی جائے گی مثلاً ایک آدمی کہتا ہے کہ میں ساٹھ ہزار (60000) روپے میں لیتا ہوں اور بارہ ہزار روپے (12000) چھوڑ دیتا ہوں اس کے مقابلے میں ایک آدمی کم ۔

بولی دیتا ہے اور ساٹھ ہزار کی بجائے پچاس ہزار روپے لیتا ہے تو کمیٹی کم بولی دینے والے کو مل جائے گی اس طرح بقیہ بائیس ہزار (22000) روپے تمام کمیٹی کے افراد میں مساوی تقسیم کر دیئے جائیں گے اور اس طرح چوبیس ماہ ہر مہینہ ایسا ہی ہوگا ۔ سوال یہ ہے کہ :

(1) کیا یہ سود ہے اور اگر ہے تو اس کی کون سی شکل ہے ؟

(2) اگر ایک آدمی کمیٹی کا حصہ دار ہو لیکن وہ کہے کہ میں نے (72000) دینا ہے اور (72000) ہزار روپیہ واپس لینا ہے اس لیے کہ میں سود نہیں کھانا چاہتا تو آیا وہ شخص کس اعتبار سے (شرکت یا اور وجہ سے) مجرم ہے یا نہیں ؟

(3) اگر وہ اس جرم میں ملوث ہے تو آیا اس کو مسجد کا امام بنایا جاسکتا ہے اور اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) ۔ ۔ صورت مرقومہ بلاشبہ سود کی ایک شکل ہے اسلام نے ربویات میں جو اصول مقرر کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک جنس کی بیع اپنی ہی جنس سے کمی بیشی کے ساتھ ناجائز ہے الا یہ کہ اس میں مساوات اور نفس مجلس میں تقابض ہو تو پھر جائز ہے جب کہ مذکورہ صورت اس طرح نہیں لہذا وہ صریحاً حرام ہے ۔

(2) ۔ ایسے لوگوں کے ساتھ شرکت بھی ناجائز ہے اس لیے کہ یہ تعاون علی الاثم کے زمرہ میں آتا ہے ۔ قرآن مجید میں ہے :

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ‌ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ٢ ... سورة المائدة

"نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

اور ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص انگور کاٹنے کے دنوں میں انگور بند رکھے یہاں تک کہ شراب بنانے والے کے ہاتھ فروخت کردے تو وہ دیدہ دانستہ آگ میں جا گھسا۔ اس سے معلوم ہوا مجرموں کا معاون اور شریک کار نہیں بننا چاہیے۔

(3)۔۔۔ایسا شخص امامت کا اہل نہیں تمام متقدیوں کو مسئلے کی نوعیت سمجھا کر اسے معزول کردینا چاہیے صحیح حدیث میں ہے:

«من غذي بالحرام فقد حرم الله عليه الجنة»

یعنی "جس کی نشونما حرام مال سے ہوئی اس پر جنت حرام ہے۔"

اور دوسری روایت میں ہے:

«اجعلوا ائمتکم خیارکم»

یعنی "اپنے امام پسندیدہ لوگوں کو بناؤ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص700

محدث فتویٰ